تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا یعقوب اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا" (پیدائش ۳۲: ۲۴، ۲۸)

ان آیات کی تفسیر میں پادری سٹرلنگ لکھتے ہیں۔

"جب یعقوب اپنے آپ کو اکیلا خیال کر رہا تھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ تنہا نہیں تھا اس کے ساتھ کوئی پوشیدہ ہستی تھی، اس نے آزاد ہونے کی کوشش کی اس دوران اسے محسوس ہوا کہ وہ زندہ خدا کے ساتھ کشتی لڑ رہا تھا جس لمحہ اس پر یہ حقیقت منکشف ہوئی اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی اور اسے جانے سے انکار کر دیا کیونکہ پو پھٹنے والی تھی وہ خطرہ اور مشکل کا وقت اپنے سامنے پلٹتے چلا یا" جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہ دوں گا۔"

(THE BIBLE FOR TODAY EDITED BY JOHN STERLING : 1941, P. 42)

پادری ڈملو کا بیان واضح تر ہے۔

"بمشکل ہی شک کیا جا سکتا تھا کہ مصنف جسمانی کشتی خیال کر رہا ہے، اپنے زمانے کے لوگوں کی طرح خدا کی بالکل روحانی فطرت کے نظریہ کو وہ بھی نہیں سمجھتا تھا اور خدا کو جسم رکھنے والا ہی خیال کرتا تھا" (A COMMENTARY ON THE HOLY BIBLE BY THE REV. J. R DUMMELOW. A: 1944)

بقیہ: اجتماعی زندگی

معمور اور شراب حق کے نشہ سے مخمور ہوگا اس کے دل سے اسلام کی اجنبیت دور اور بیگانگی کافور ہو جائے گی۔ صدائے حق کی کشش اور نوائے صدق کی سریلی بانسری ضرور منیب دلوں پر اثر کرے گی۔ کان والے اسے سنیں گے اور جو سُنیں گے سر دھنیں گے۔ اسلام کی رفعت اور سربلندی کے لیے وہ اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہن کر اور اپنے پاؤں میں زنجیروں کے بوجھل حلقے ڈال کر اور اپنے نرم و نازک جسم کو چور چور کروا کر بلکہ اکثر اوقات دار و رسن کے نیچے کھڑے ہو کر بھی وہ ایسی لذت محسوس کرتے ہیں جو شاہِ ہفت اقلیم کو سلطنت کا سنہری تاج پہن کر بھی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ اپنی بقا کا راز ہی اسی میں سمجھتے ہیں

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

متعہ یا عفت وعصمت کا جنازہ

عفت اور عصمت ایک ایسا گوہر ہے جس سے انسان کی انسانیت میں نکھار آتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا جوہر ہے جس کی قدر کرنے سے انسان کی انسانیت کو چار چاند لگتا ہے۔ اور یہ ایک اتنی قیمتی شئ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس کا بدل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس شخص نے اپنی عفت وعصمت کی حفاظت نہ کی تو پھر اس کی انسانیت تار تار ہو کر رہ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم احادیث پاک میں عفت وعصمت کی حفاظت اور شرافت ونجابت، شرم وحیاء کو اپنانے پر بطور خاص زور دیا گیا ہے اور ہر وہ قول وعمل بلکہ ہر وہ حرکت جو کسی درجے میں بھی عفت وعصمت کے منافی ہو، یا جس سے بے شرمی وبے حیائی راہ پائے شریعت کی نظر میں جرم عظیم قرار دیا گیا ہے۔

عفت وعصمت کی اہمیت کا اسی سے اندازہ لگائیے کہ قرآن کریم نے اسے بڑی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے اگر کسی پیغمبر پر عفت کے خلاف کوئی طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا تو خود پروردگار عالم نے ان کی تردید فرمائی اور ان کی شرافت ونجابت کا اعلان فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اور خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی براءت اور پاک دامنی کا قرآن نے اعلان فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک میں عفت وعصمت کی اس قدر اہمیت تھی کہ آپ جن مردوں اور عورتوں سے بیعت لیتے تھے ان میں یہ بات بھی شامل تھی کہ " ولا یزنین" وہ زنا نہیں کریں گی یعنی اپنی عصمت کا جنازہ نہیں نکالیں گی۔ اسی طرح احادیث پاک میں ایسے واقعات و ارشادات بکثرت ملتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں میں لوگوں کو عفت وعصمت اور شرافت واخلاق کی تعلیم وتاکید فرمائی۔

حضرت ابوسفیان رضی سے ہرقل شاہ روم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا کہ وہ تم لوگوں کو کیا سکھلاتے ہیں۔ اس وقت حضرت ابوسفیان (جو ابھی اسلام نہیں لاتے تھے) نے کہا۔

یامرنا بالصلاۃ والصدقۃ والعفاف والصلۃ۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۴) کہ آپ ہمیں نماز۔ صدقہ عفت اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

غور فرمائیے۔ نماز صدقہ کے ساتھ عفت و عصمت کا بیان اس کی اہمیت کی کس قدر نشاندہی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ جاہلیت کے وہ تمام طور و طریقے جن سے عفت و عصمت پر حرف آتا ہے اور فحش و بے حیائی کو راہ ملتی ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا نہ صرف سدِ باب کیا بلکہ اس کے جرائم کے خاتمہ کے لیے سخت سزاؤں کا نفاذ فرمایا تاکہ معاشرہ سے حیوانیت کا خاتمہ ہو اور عفت و عصمت کی اہمیت اجاگر کی جائے۔

مگر انتہائی افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ ایران سے اٹھنے والی صداؤں میں اب ایک صدا "متعہ" کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ متعہ کیا ہے؟ شیعی نظر میں اسکی اہمیت کیا ہے؟ اس کے کیا فضائل ہیں اس وقت اس سے بحث نہیں! یہاں صرف اس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ متعہ عفت و عصمت کی ضد ہے۔ اور بے حیائی و بے شرمی کا نام ہے۔ ایرانی رہنماؤں کے اس اعلان سے نہ جانے کتنی معصوم لڑکیاں عفت و عصمت کا جنازہ نکال چکی ہوں گی۔ کتنی لڑکیاں متعہ کی بھینٹ چڑھ چکی ہوں گی کتنوں کی عزت و حرمت کی دھجیاں بکھر گئی ہوں گی۔ اور اس کے اثرات کہاں کہاں پڑے ہوں؟ جنگ لندن کی خبر کے مطابق ایک شیعی مجتہد نے اس مسئلہ کو صرف ایران تک محدود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن برطانیہ کے شیعی نوجوان اس سے اتفاق نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ جب متعہ حکم خداوندی ہے۔ اسلام کی اجازت ہے۔ تو پھر اس کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ جس جگہ بھی رہتا ہو اس پر عمل کر کے اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اندازہ فرمائیے اس ایرانی اعلان نے برطانیہ میں رہنے والے نوجوانوں کو عیاشی و فحاشی کی کتنی راہیں فراہم کر دی ہوں گی۔

ایرانی صدر کے اعلان پر خود ایران میں بھی احتجاج کیا گیا ہے۔ برطانیہ میں مقیم شیعی نوجوانوں سے گفتگو کے دوران معلوم ہوا کہ ایران میں بھی دو گروپ ہو گئے۔ ایک گروپ کا دعویٰ ہے کہ متعہ کا اعلان بے حیائی کو فروغ دینے کا اعلان ہے۔ جبکہ دوسرے گروپ کا کہنا ہے کہ اس سے معاشرہ میں صفائی پیدا ہو گی۔ اول الذکر گروپ دعویٰ کرتا ہے کہ علامہ خمینی نے بھی برسر اقتدار آ کر ایرانی معاشرے سے ان تمام چیزوں کو ختم کیا تھا۔ اور چکلے وغیرہ اٹھا دیئے گئے تھے۔ اگر یہ چیز اتنی ہی اہمیت کی حامل ہوتی تو علامہ خمینی اس کا ضرور اعلان کرتے۔ جبکہ مؤخر الذکر گروپ کا دعویٰ ہے کہ علامہ خمینی نے مصلحتاً ان چیزوں پر پابندی عائد کر دی تھی۔ حقیقت میں علامہ خمینی بھی اس کے قائل ہیں کہ متعہ کیا